ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

ما بجملہ

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰۔ اردو بازار لاہور

رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَكَيْفَ

تعلیم ہوئی ہے کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ٹ اور اس بات پر

تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ

کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں ث کہا عنقریب اللہ

شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ

چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے ج اور میں تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا ح کہا تو اگر

اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰۤى اُحْدِثَ لَكَ

آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا خ جب تک میں

مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ

خود اس کا ذکر نہ کروں ک اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے ط

خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ

اس بندہ نے اسے چیر ڈالا موسیٰ نے کہا کیا تم نے اسے اس لئے چیرا کہ اس کے سواروں کو ڈبا دو

شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ

ظ بیشک یہ تم نے بری بات کی ع کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر

صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ

سکیں گے کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو غ اور مجھ پر میرے

مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا

کام میں مشکل نہ ڈالو پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک

غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ

لڑکا ملا ۲۲ اس بندہ نے اسے قتل کر دیا موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی

نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

جان کے بدلے قتل کر دی ۲۳ بے شک تم نے بہت بری بات کی ۲۴

ل اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک شاگرد کا استاد کے ساتھ رہنا دوسرے اس کی خدمت کرنا تیسرے اس کا ادب کرنا چوتھے نبی کا علم طریقت میں دوسرے کی شاگردی کرنا۔ ۲ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا تھا۔ آپ نے اسی علم سے فرمایا کہ تم صبر نہ کر سکو گے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ آپ کا یہ فرمان اندازے اور تخمینے سے نہ تھا بلکہ علم یقین سے تھا۔ ۳ معلوم ہوا کہ علم ظاہر کا نام شریعت ہے اور علم باطن کا نام طریقت' وہ اسرار ہیں موسیٰ علیہ السلام شریعت کے امام تھے مگر خضر علیہ السلام طریقت کے ماہر اس لئے خضر علیہ السلام نے جو کام کئے بظاہر شریعت کے مخالف تھے' ۴ یعنی میں اپنے نفس پر قابو رکھوں گا موسیٰ علیہ السلام کا یہ ارشاد اپنے علم خصوصی کی بنا پر تھا بلکہ اندازے اور تخمینے پر تھا' اس ہی لئے آپ نے انشاء اللہ فرمایا اور خضر علیہ السلام نے انشاء اللہ نہ فرمایا۔ نیز موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ آپ مجھے صابر پائیں گے' یہ نہ فرمایا۔ کہ میں صبر کروں گا ۵ یعنی آپ مجھے جو حکم دیں گے اس پر عمل کروں گا' اس سے معلوم ہوا کہ استاد حاکم ہوتا ہے شاگرد محکوم ۶۔ اس سے معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی ہیں۔ خضر علیہ السلام پر ان کی شریعت کی اتباع لازم نہیں' اگر یہ حضرات حضور سے پیش آتا تو ان کو حضور کے دین کی اتباع کرنی پڑتی ۷ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جو علم حاصل کرنے کے لئے موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر کے پاس گئے' وہ علم شریعت نہ تھا بلکہ علم طریقت تھا' ورنہ رب تعالیٰ حضرت جبریل کے ذریعہ اس کی وحی فرماتا۔ حضرت خضر کے پاس نہ بھیجتا نیز حضرت خضر اشارات سے اس کی تعلیم نہ فرماتے بلکہ عبارات سے فرماتے جیسا کہ علماء کا دستور ہے' دوسرے یہ کہ علم طریقت زبان سے نہیں' بلکہ صحبت اور نظر سے سکھایا جاتا ہے (شعر) طیبہ سے منگائی جاتی ہے سینوں میں چھپائی جاتی ہے ☆ توحید کی مے پیالوں سے نہیں' آنکھوں پلائی جاتی ہے ☆ ۸۔ اور کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر کرایہ سوار کر لیا' خیال رہے کہ خضر علیہ السلام کا کشتی میں سوار ہونا احتیاج اور ضرورت کے طور پر نہ تھا' بلکہ اس مصلحت کی بنا پر تھا جس کا ذکر آگے آ رہا ہے' ورنہ حضرت خضر پانی میں ڈوبنے سے محفوظ ہیں ۹۔ کیونکہ آپ نے کشتی کا وہ تختہ توڑا تھا جو پانی میں رہتا ہے لیکن پانی کشتی میں نہ بھرا' اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے معجزوں' کرامتوں کی برکت سے ڈوبی ہوئی کشتیاں تر جاتی ہیں' اگر خضر علیہ السلام اوپر کا تختہ توڑتے۔ تو موسیٰ علیہ السلام یہ فرماتے کہ آپ سواریوں کو ڈبو دیں گے ۱۰۔ یعنی مجھے یقین ہے کہ کشتی ٹوٹ جانے سے آپ نہ ڈوبیں گے' لیکن کشتی کے دوسرے سوار ڈوب جائیں گے اور دوسروں کو ڈبونا اچھا کام نہیں اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے یہ نہ فرمایا کہ آپ

ع۹ ۲۲

ڈوب جائیں گے' بلکہ فرمایا کہ کشتی والوں کو ڈبو دیں گے ۱۱۔ مجھے آپ کا عہد لینا اور اپنا یہ وعدہ کچھ بھی یاد نہ رہا شریعت میں بھول چوک پر گناہ نہیں' لہٰذا آپ بھی درگزر فرمائیں' اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کو بھول چوک ہو جاتی ہے' یہ بھی معلوم ہوا کہ پیر کو چاہیے کہ لوگوں کو دھڑا دھڑ مرید بنانے پر حریص نہ ہو۔ بلکہ مرید صادق کا امتحان کرے (روح) ۱۲۔ جو خوبصورت' بلند قامت تھا' اس کا نام جیسور تھا بچوں میں کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام اسے دیوار کی آڑ میں لے گئے' اور اس کا سر گردن سے اوکھیڑ لیا ۱۳۔ یعنی بے گناہ' کیونکہ ابھی وہ نابالغ تھا۔ شریعت کا مکلف نہ تھا' بغیر نفس فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر باہوش سمجھ دار بچہ کسی مسلمان کو عمداً قتل کر دے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ ورنہ موسیٰ علیہ السلام زکیہ کے بعد بغیر نفس نہ فرماتے ۱۴۔ پہلے امراً فرمایا تھا' یہ نکراً فرمایا کیونکہ ٹوٹی کشتی جڑ سکتی